۵۰۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

دارالامان قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۴۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ۔ ہیر
سہ ماہی ۔ ہے
بیرون ہند سالانہ ۔ للعہ

قیمت ایک آنہ

جلد ۲۷	۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ	یوم شنبہ	مطابق ۳ جون ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان یکم جون - سندھ سے ۳۱ مئی کی شام کو پانچ بجے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے جو تار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نام ارسال کیا - اور جو آج صبح یہاں پہونچا - وہ یہ ہے :-

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اب پہلے سے بہت اچھی ہے - الحمد للہ -

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں :-

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ :-

مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ شام کی گاڑی سے برما بغرض تبلیغ روانہ ہو گئے :-

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے بابا حسن محمد صاحب واعظ کو تجکیاں ضلع ہوشیار پور میں تربیت کے لئے بھیجا گیا :-

بعد نماز مغرب مدرسہ احمدیہ کے صحن میں زیر صدارت مولوی محبوب عالم صاحب خالد ایم - اے جلسہ منعقد ہوا - جس میں چودھری عبد السلام صاحب ایم - اے نے ہندو فلاسفی پر تقریر کی :-

منشی عبد الرحیم صاحب ہیڈ کلرک نظارت بیت المال کے ہاں لڑکا تولد ہوا - اللہ تعالیٰ مبارک کرے :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عدل - احسان اور ایتاءِ ذی القربیٰ کے مقامات

"اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى میں پہلے فرمایا - کہ عدل کرو پھر اس سے بھی آگے بڑھ کر فرمایا - احسان کا بھی خدا نے تم کو حکم دیا ہے - یعنی صرف اسی سے نیکی نہ کرو جس نے تم سے نیکی کی ہو - بلکہ احسان کے طور پر بھی جو کہ کوئی حق نہ رکھتا ہو - کہ اس سے نیکی کی جائے - اس سے بھی نیکی کرو - مگر احسان میں بھی ایک قسم کا باریک نقص اور مخفی تعلق اس شخص سے رہ جاتا ہے - جس سے احسان کیا گیا ہے - کیونکہ کبھی کسی موقعہ پر اس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے - جو اس محسن کے خلاف طبیعت ہو یا نافرمانی کر بیٹھے - تو محسن ناراض ہو کر اس کو احسان فراموش یا نمک حرام وغیرہ کہہ دے گا - اور اگرچہ وہ شخص اس بات کو دبانے کی کوشش بھی کرے گا - مگر پھر اس میں ایک ایسا مخفی اور باریک رنگ میں نقص باقی رہ جاتا ہے - کہ کبھی نہ کبھی ظاہر ہو ہی جاتا ہے - اسی واسطے اس نقص اور کمی کی تلافی کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا - کہ احسان سے بھی آگے بڑھو - اور ترقی کر کے ایسی نیکی کرو - کہ وہ ایتاءِ ذی القربیٰ کے رنگ میں رنگین ہو - یعنی جس طرح سے ایک ماں اپنے بچے سے نیکی کرتی ہے - ماں کی اپنے بچے سے محبت ایک طبعی اور فطری تقاضا پر مبنی ہے - نہ کسی طمع پر - دیکھو بعض اوقات ایک ماں ۶۰ برس کی بڑھیا ہوتی ہے - اس کو کوئی توقع خدمت کی اپنے بچے سے نہیں ہوتی - کیونکہ اس کو کہاں یہ خیال ہوتا ہے - کہ میں اس کے جوان اور لائق ہونے تک زندہ بھی رہوں گی - غرض ایک ماں کا اپنے بچے سے محبت کرنا بلا کسی خدمت یا طمع کے خیال کے فطرت انسانی میں رکھا گیا ہے - ماں خود اپنی جان پر دکھ برداشت کرتی ہے - مگر بچے کو آرام پہونچانے کی کوشش کرتی ہے - خود گیلی جگہ بیٹھتی ہے - اور اسے خشک حصہ بستر پر جگہ دیتی ہے - بچہ بیمار ہو جائے - تو راتوں جاگتی اور طرح طرح کی تکالیف برداشت کرتی ہے - اب بتاؤ کہ ماں جو کچھ اپنے بچے کے واسطے کرتی ہے - اس میں تصنع اور بناوٹ کا کوئی بھی شعبہ پایا جاتا ہے - پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ احسان کے درجہ سے بھی آگے بڑھو اور ایتاء ذی القربیٰ کے مرتبہ تک ترقی کرو - اور خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع و خدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کرو - تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو - کہ اس میں تصنع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو" (الحکم نمبر ۲۶ جلد ۱۲ - مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء)

مغربی سیاسیات میں نازک حوادث

عرب ہائی کمیٹی اور قرطاس ابیض

کل کے پرچہ میں عرب ڈیفنس کمیٹی کی طرف سے قرطاس ابیض کو منظور کر لینے کی خبر دی جا چکی ہے۔ ۳۱ مئی کی خبر ہے۔ کہ عرب ہائی کمیٹی نے قرطاس ابیض کو نامنظور کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ایک طویل بیان شائع کیا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ یہودیوں کا فلسطین میں داخلہ کلیتہً بند کر دیا جائے۔ ان کے لئے خرید زمین پر قیود عائد کی جائیں۔ عرب یونین کے ماتحت آزاد عرب حکومت قائم کی جائے۔ اس اعلان نے ملک میں ایک ہیجان پیدا کر دیا ہے۔ اور برطانی حلقوں میں اظہار تشویش کیا جا رہا ہے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ فلسطین کے مفتی اعظم سید امین الحسینی کو ہٹلر نے برلن آنے کی دعوت دی ہے۔ کیونکہ وہ آج کل خصوصیت سے برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا میں مصروف ہے۔ اور مفتی اعظم سے مل کر برطانیہ کی شدید مخالفت پر اکسانا چاہتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ اطلاع بھی آئی ہے۔ کہ فرانسیسی حکام نے مفتی اعظم کو بیروت سے برلن جانے کی اجازت نہیں دی۔

واشنگٹن سے ۳۰ مئی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ فلسطین کے متعلق امریکہ کے رویہ کی وضاحت ان خطوط سے ہوتی ہے۔ جو سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے کانگرس کے نام بھیجے ہیں۔ کہ حکومت امریکہ اس بات پر زور نہیں دے سکتی۔ کہ فلسطین کو ضرور ریاست الیہود بنا دیا جائے۔ بلکہ جب تک فلسطین میں امریکہ کے حقوق محفوظ ہیں۔ وہ ۱۹۲۴ء کے معاہدہ کے مطابق رسمی طور پر بھی اس ملک کے معاملہ میں کوئی احتجاج نہیں کر سکتا۔ دکتوبر ۱۹۳۸ء میں مسٹر کورڈل ہل نے جو بیان دیا تھا۔ حکومت امریکہ اس وقت تک اسی پر قائم ہے اور فلسطین کے متعلق اس کے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ہسپانیہ کی خانہ جنگی میں اٹلی کی شرکت

۳۰ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ نائب وزیر پرواز نے فضائی بجٹ پیش کرتے ہوئے جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔ کہ اطالیہ نے اگر سپین کی خانہ جنگی میں حصہ لیا۔ تو اس کی وجہ یہ نہ تھی۔ کہ اسے فرانکو سے کوئی خاص ہمدردی تھی۔ بلکہ اسے یہ دیکھنا مقصود تھا۔ کہ اس کی موجودہ فوجی طاقت کس حد تک موثر ہے اور آئندہ جنگ میں وہ اپنی کامیابی کی کتنی امید رکھ سکتا ہے۔ اب ہمیں معلوم ہو چکا ہے۔ کہ ہماری ہوائی طاقت ہماری توقعات سے بھی بڑھ کر کامیاب رہی ہے۔ بارسیلونا اور ویلنشیا کے علاقوں میں ہمیں یہ اچھی طرح پتہ لگ گیا ہے۔ کہ گنجان آباد علاقوں کو کس طرح آناً فاناً تباہ کیا جا سکتا اور تمام آبادی کو موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے۔ اس جنگ میں ہماری شرکت محض تجربہ کے طور پر تھی۔ اور اس سے ہمیں بہت فائدہ پہنچا ہے۔ گو اس کا مقصد جنرل فرانکو سے ہمدردی کا اظہار نہ تھا۔ لیکن اس کے نتیجہ میں ہم نے اسے اپنا احسان مند بنا لیا ہے۔ اور اس لحاظ سے دوگونہ فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاجدار افغانستان کی تقریر

۳۰ مئی کو افغان پارلیمنٹ کے تیسرے سیشن کا افتتاح کرتے ہوئے تاجدار افغانستان نے جو تقریر کی۔ اس میں کہا۔ کہ افغانستان کی حکومت اور پبلک ورک تو ملک میں امن وامان قائم رکھنے اور اسے ترقی دینے کے لئے تعاون کر رہے ہیں۔ اس پرامن فضا نے حکومت کو ملکی فلاح وبہبود کی سرگرمیوں میں اضافہ کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا ہے۔ اور اس نے تعلیم کو عام کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ دور دراز علاقوں میں سکولوں کا جال بچھا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فوج کی تنظیم کی طرف بھی پوری توجہ دی گئی ہے۔ اور ارادہ ہے۔ کہ افغان افواج کو دنیا کی بہترین فوجوں کا ہمسر بنا دیا جائے۔ ملک کے قدرتی وسائل سے فائدہ اٹھانے کی طرف بھی خاص توجہ دی جا رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں بعض سکیموں پر غور کیا جا رہا ہے۔ جو ملک کی خوشحالی میں اضافہ کا موجب ہونگی۔ افغانستان کے تعلقات تمام ممالک سے دوستانہ ہیں۔ اور ہمارا ارادہ یہی ہے کہ ایسی پالیسی پر عمل پیرا رہیں۔ جو ہماری خوشحالی کا موجب ہو۔ معاہدہ سعد آباد کی کامیابی پر بھی آپ نے مسرت واطمینان کا اظہار کیا۔ آپ نے شام اور فلسطین کے مسائل میں افغانستان کی گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ عنقریب ان ممالک کی الجھنوں کا کوئی ایسا حل نکل آئے گا۔ جو سب کے لئے قابل قبول ہو۔ پارلیمنٹ کے ممبروں کو آپ نے ہدایت کی۔ کہ پیش آمدہ مسائل کا حل پوری توجہ اور سرگرمی سے کریں۔ تا افغانستان کی ترقی اور کامرانی میں اضافہ ہو۔

انگلستان کے ساتھ معاہدہ کے متعلق وزیر اعظم روس کا بیان

ماسکو سے ۳۱ مئی کی خبر ہے۔ کہ سوویٹ روس کے وزیر اعظم نے آج اینگلو سوویٹ گفت وشنید کے متعلق ایک تقریر دونوں ایوانوں کے سامنے کی۔ جس میں کہا۔ کہ برطانیہ اور فرانس کی طرف سے جو تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ ان میں ایسی گنجائش ہے جو کسی وقت بھی

سفارشی چٹھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

حامل ہذا مستری نظام الدین صاحب ہماری جماعت کے ایک پرانے مخلص ہیں اور **سامان ورزش** کا کاروبار کرتے ہیں۔ مگر اب کچھ عرصہ سے کاروباری مقابلہ کی وجہ سے مالی تنگی میں مبتلا ہیں۔ چونکہ ایسے حالات میں خدا کے پیدا کئے ہوئے اسباب سے کام لینا ضروری ہے۔ اس لئے انہوں نے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں اپنے احمدی دوستوں کی خدمت میں ان کی سفارش کروں جن کا مدارس وغیرہ سے تعلق ہے تاکہ وہ **سامان ورزش** کی خرید میں امداد دے کر ایک تکلیف میں مبتلا بھائی کی امداد کا ثواب حاصل کریں۔ سو میں اس سفارش میں خوشی پاتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اس بارے میں توجہ دے کر ممنون فرمائیں گے۔ میں مستری صاحب سے بھی توقع کرتا ہوں۔ کہ وہ ہر طرح اچھا مال سپلائی کر کے ایک اچھا نمونہ قائم کریں گے۔ فقط والسلام۔

خاکسار مرزا بشیر احمد از قادیان ۲۔ ۵۔ ۳۹

ہمارے ہاں ہر قسم کا سامان سپورٹس اعلیٰ اور ارزاں قیمت پر مل سکتا ہے مثلاً فٹ بال۔ والی بال۔ کرکٹ بیٹ۔ بیڈ منٹن۔ ہاکی وٹینس ریکٹ وغیرہ وغیرہ چند اشیاء کی قیمت درج ہے۔ فٹ بال ۳ شیپ اول درجہ مع بلیڈر ۵/۸/۰ والی بال کروم لیدر مع بلیڈر اول درجہ ۳/۱۴/۰ ہاکی سیالکوٹ کلاکھ اول درجہ ۲/۱۲/۰

ملنے کا پتہ

نظام اینڈ کو سیالکوٹ سپورٹس ورکس گرین وڈ سٹریٹ شہر سیالکوٹ

وصیتیں

نمبر ۵۳۶۹ منکہ غلام فاطمہ زوجہ ابراہیم قوم گوجر کھٹانہ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن سمائیلہ ڈاکخانہ بہاڑ کھسٹور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مبلغ یکصد روپیہ بصورت حق مہر زیور جملہ دو صد روپیہ کل رقم تین صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے سوا بوقت وفات اگر کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا فاطمہ بنت حضرت مولوی فضل دین صاحب مرحوم کھاریاں۔
گواہ شد:۔ سلطان احمد سکرٹری انجمن احمدیہ سماعیلہ۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد پسر موصیہ
(نوٹ) مبلغ یکصد روپیہ جو کہ حصہ کی وجہ سے مجھے دینا فرض ہے اپنی زندگی میں ادا کر دونگی۔ اگر خدانخواستہ زندگی میں ادا نہ کر سکی تو میرا خاوند یا بیٹے ذمہ وار ہوں گے۔ بقلم ابراہیم خاوند موصیہ

نمبر ۵۳۸۵ منکہ فضل اقبال زوجہ حکیم محمد علی قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سلیم پور پیپا ڈاکخانہ مانگٹ والا براستہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر ہے۔ جو میں نے اپنے خاوند سے تین صد روپیہ بذریعہ زیورات وغیرہ وصول کر لیا ہے۔ اس تین صد روپیہ میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو جاوے تو صدر انجمن احمدیہ کا حق ہوگا۔ کہ میرے لواحقین سے وصول کریں۔ الامتہ فضل اقبال بیگم نشان انگوٹھا
گواہ شد محمد علی خاوند موصیہ گواہ شد سید ولایت شاہ احمدی عفی عنہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین

نمبر ۵۳۹۲ منکہ محمد علی ولد کرم داد قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن شرقپور ضلع شیخوپورہ حال چک ۹۱ ۱۰/R علاقہ بوریوالا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ کچھ نہیں۔ غیر کی اراضی بٹائی پر لے کر کاشت کرتا ہوں۔ اس کی پیداوار کا آج سے ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کرتا رہوں گا۔ آئندہ اگر غیر منقولہ جائیداد حاصل کروں تو اس کا بھی ۱/۹ حصہ ادا کر کے رسید حاصل کر لونگا یا میرے بعد میرے ورثاء ادا کر دیں گے اس وقت میری آمد بذریعہ کاشتکاری سال تمام یکصد روپیہ اندازاً ہے اگر زیادہ آمد ہوگی۔ تو بھی ۱/۹ حصہ ہمیشہ ادا کرتا رہوں گا۔
العبد محمد علی ولد کرم داد چک ۹۱ ۱۰/R

خلیل سلطان نشان انگوٹھا۔
گواہ شد:۔ محمد علی سکرٹری تبلیغ
گواہ شد خوشی محمد بی۔ اے ایس سی بقلم خود

نمبر ۵۳۷۹ منکہ کلثوم بیگم زوجہ سلطان محمود احمد صاحب قوم ارائیں عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ چھ عدد چوڑیاں طلائی قیمتی ساٹھ روپے۔ مہر مبلغ پانسو روپے ہے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ کلثوم
گواہ شد سلطان محمود احمد خاوند موصیہ
گواہ شد عبدالرحیم درد

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ ولیداد ولد احمد یار ذات ملاح سکنہ چک ۲۹۳ تحصیل و ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۱/۶/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۷/۵/۳۹
(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ محمد شفیع ولد علی محمد ذات جٹ ڈریچ سکنہ چک ۴۸۹ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۱/۶/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جانے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵/۵/۳۹
(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ
(بورڈ کی مہر)

ضرورت رشتہ

ایک مخلص تعلیم یافتہ نوجوان جو سید قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایف اے انٹرنس پاس ہیں۔ ایک نہایت ہی اچھی ملازمت پر فائز تھے۔ لیکن قبول احمدیت کے باعث اسے کھو چکے ہیں۔ اور اب تحریک جدید کے اس مطالبہ کے ماتحت کہ کوئی احمدی بیکار نہ رہے۔ ایک معمولی روزگار اختیار کر چکے ہیں۔ ان کے لئے رشتہ درکار ہے۔ ان کی اپنی زمین بھی ضلع راولپنڈی میں ہے۔ ذات کا کوئی سوال نہیں۔ تمام خط و کتابت بنام شیخ محمد یوسف صاحب سوداگر چرم متصل مسجد احمدیہ لائلپور ہو۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بڑھ کر اس قدر طاقت ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عام نوٹ) فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔
ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنؤ

516

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ڈینزگ ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے ڈینزگ کے پولش کمشنر نے ڈینزگ کی سینیٹ کے نام چٹھی لکھ کر مطالبہ کیا ہے۔ کہ ڈینزگ میں مقیم جرمنوں اور پولوں کی کشیدگی کو دور کرنے اور ڈینزگ کے پولش افسروں اور جرمن افسروں کے تعلقات کو بہتر بنانے کے لئے سینیٹ کوئی مؤثر قدم اٹھائے۔ چٹھی میں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں کئی چٹھیاں سینیٹ کے نام لکھی گئیں لیکن ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

کلکتہ ۳۱ مئی۔ مولانا آزاد کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ یہ جو خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ گاندھی جی نے مولانا آزاد سے خواہش کی ہے کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس کے لئے بمبئی جاتے وقت راستہ میں لکھنؤ ٹھہر کر شیعہ سنی تنازعہ کو دور کرنے کی کوشش کرتے جائیں۔ یہ خبر بالکل غلط ہے آپ کا لکھنؤ ٹھہرنے کا کوئی ارادہ نہیں۔

لاہور ۳۱ مئی۔ اطلاع عامہ کے لئے سرکاری اعلان مشتہر کیا گیا ہے کہ ۱۹۳۹ء میں پنجاب سول سروس (جوڈیشل برانچ) میں کوئی بھرتی نہیں کی جائے گی۔

شولاپور ۳۱ مئی۔ شولاپور میں حالات کے پیش نظر کرفیو آرڈر واپس لے لیا گیا ہے۔ حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ اور لوگ منتشر کر آبادی والے علاقوں میں بھی آزادی سے چل پھر سکتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امن عامہ میں خلل ڈالنے کے الزام میں پولیس نے تقریباً ۲۵ اشخاص کو گرفتار کر لیا ہے۔

برلن (بذریعہ ہوائی ڈاک) نازی لیڈروں نے جرمنوں سے شراب کم پینے کی اپیل کی تھی۔ لیکن سال گذشتہ میں جرمنوں نے ۲ کروڑ ۳۹ لاکھ شراب کی بوتلیں استعمال کیں۔ یہ تعداد ۱۹۳۷ء کے مقابلہ میں ۴۰ لاکھ اور ۱۹۳۳ء کے مقابلہ میں ایک کروڑ ۸۰ لاکھ اور جنگ عظیم سے قبل کے سال کے مقابلہ میں دگنی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیہ میں شراب نوشی کم ہو رہی ہے۔ ۱۹۳۱ء میں فی شخص ۲۲۰ پائنٹ پیتا تھا۔ لیکن گذشتہ سال ۱۵ پائنٹ فی کس رہ گیا گویا جنگ عظیم کے قبل زمانہ کے مقابلہ میں نصف۔

برگو ۳۱ مئی۔ جنرل فرانکو نے عوام کے ۱۰ ہزار کے مجمع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میری یہ کوشش ہے کہ سپانیہ طاقتور بنا رہے۔ میں یہ کوشش اس لئے نہیں کر رہا۔ کہ میں کوئی جارحانہ اقدام کرنا چاہتا ہوں بلکہ سپانیہ کو محض اس لئے طاقتور بنانا چاہتا ہوں کہ طاقتور قوم ہی امن قائم رکھ سکتی ہے۔

شملہ ۲۹ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ان پوسٹ ماسٹروں کو جو اپنے دفتر صاف رکھتے ہیں محکمہ پوسٹ و ٹیلیگراف کی طرف سے انعامات دیئے جائیں گے جو چاندی کے دستوں والی چھڑیوں اور نقرئی سگرٹ کیسوں کی صورت میں ہونگے

انگورہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) ترکی کی پارلیمنٹری بجٹ کمیٹی غیر شادی شدہ مردوں پر ایک خاص ٹیکس عائد کرنے کی تجویز پیش کرنے والی ہے۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو شادی کرانے کی ترغیب دی جائے اور چھ یا چھ سے زائد بچوں کی ماؤں کو انعامات دیئے جائیں۔

لاہور ۳۱ مئی۔ انڈین نیشنل ایرویز لمیٹڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۴ جون سے لاہور شملہ اور دہلی شملہ کے درمیان ہفتہ میں تین بار طیارے آیا جایا کریں گے۔ اس نئے طریق سے شملہ اور لاہور کے درمیان ۱۳ گھنٹے کا سفر ۴ گھنٹے میں طے ہوگا۔ ایک طرف جانے کا کرایہ ۵۰ روپے اور آمد و رفت کا ۸۰ روپے ہوگا۔

تیج مرھی ۳۱ مئی۔ صوبہ سی پی میں فرقہ وار کشیدگی کی رفتار کم کرنے کے لئے حکومت نے ایسے اخبارات اور لیکچراروں کو زبردست انتباہ کیا ہے۔ جو فرقہ وار کشیدگی پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں۔ حکومت نے اس امر کا بھی اظہار کیا ہے۔ کہ صوبہ میں فرقہ وار صورت حالات کے مسئلہ پر حکومت پوری طرح غور کر رہی ہے۔ اور ضروری اقدامات اختیار کرنے کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔

کراچی ۳۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۲ جون کو لاہور میں ۹ بجے نواب صاحب ممدوٹ کے مکان پر منعقد ہوگا۔

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے۔ ہر ہٹلر عربوں میں برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہے اس نے اپنی نورمبرگ والی تقریر میں فلسطین کا اس لئے ذکر کیا تھا کہ اجلاس میں تقریباً ۲۰۰ عرب شریک تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے سید امین الحسینی مفتی اعظم فلسطین کو برطانیہ کی فلسطینی حکمت عملی کے خلاف اکسانے کے لئے برلن آنے کی دعوت دی ہے۔ فرانسیسی حکام نے مفتی اعظم کو بیروت سے برلن جانے کی اجازت نہیں دی۔

کلکتہ ۳۱ مئی۔ سید نوشیر علی سابق وزیر بنگال جو مولوی فضل الحق کے ساتھی تھے کانگرس کے حلف نامے پر دستخط کر کے کانگرس کے ممبر بن گئے ہیں۔

کراچی ۳۱ مئی۔ کہا جاتا ہے کہ سندھ میں احرار لیڈروں پر بعض نامعلوم اشخاص کی طرف سے قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ کل رات شکارپور کے احراری لیڈر ڈاکٹر چشتی کو ایک مریض دیکھنے کے لئے باہر بلایا گیا۔ اور ایک گاؤں میں ان کو لے گئے۔ راستہ میں جنگل تھا۔ جہاں ان پر لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے تین اشخاص نے حملہ کر دیا۔ مولوی چشتی ہسپتال میں پڑے ہیں۔ سکھر میں بھی بعض احراریوں پر حملوں کی افواہ پھیل رہی ہے۔

لنڈن ۳۰ مئی۔ معلوم ہوا ہے حکومت برطانیہ نے بوقت ضرورت وائٹ ہال کو یکلخت خالی کر دینے کی سکیم مکمل کر لی ہے اس میں تقریباً ۲۰ لاکھ ملازم کام کرتے ہیں بصورت جنگ انہیں لنڈن سے ۱۰۰ میل دور مختلف مقامات میں منتقل کر دیا جائیگا۔ ان کا انتقال فوجی طریق سے ہوگا۔ اور چند بڑے بڑے افسر لنڈن ہی سے ان دیہاتی دفاتر کو ہدایات بھیجا کریں گے۔

جو بوجہ عدم استطاعت روزنامہ "الفضل" کے خریدار نہیں رہ سکتے۔ انہیں اب

الفضل کے خطبہ نمبر

کی خریداری سے جس کی قیمت اڑھائی روپیہ سالانہ کر دی گئی ہے محروم نہیں رہنا چاہئیے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

506

تبلیغی ٹریننگ کلاس کا افتتاح

انشاء اللہ تعالےٰ ماہ اگست میں نظارت دعوۃ وتبلیغ کے زیر اہتمام قادیان میں تبلیغ کی ٹریننگ دینے کے لئے ایک جماعت کھول جائے گی۔ ۱۴ اگست سے ۱۴ ستمبر تک تبلیغی اسباق جاری رہیں گے جو لیکچرز کی صورت میں ہونگے عیسائیت بہائیت اور آریہ مت کے غلط اصول کی تردید اور اسلام احمدیت کی تائید میں لیکچر ہوں گے۔ شیعہ۔ اہلحدیث۔ حنفی۔ غیر مبایعین کے بارے میں بھی سیر کن بحث ہوگی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۲۰ مضامین پر تقاریر ہوں گی۔ اور اسی اثناء میں شامل ہونے والے احباب سے مشق لیکچر دلائے جائیں گے۔ ہر مضمون کے نوٹ باقاعدہ لکھوائے جائیں گے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری لیکچر دیں گے انشاء اللہ

احباب کا فرض ہے کہ اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور ابھی سے ان دنوں قادیان آنے کے لئے تیاری شروع کردیں۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ

مبلغ مشرقی افریقہ شیخ مبارک احمد صاحب کی روانگی کا پروگرام

۴ جون ۱۹۳۹ء	قادیان سے روانگی	۷ – ۱۸ منٹ	بجکر صبح
" "	امرتسر آمد	۸ – ۴۸	" " "
" "	امرتسر سے روانگی بذریعہ بمبئی ایکسپریس	۱۰ – ۵	" "
" "	جالندھر آمد	۱۱ – ۲۳	" "
" "	لدھیانہ آمد	۱۲ – ۵۰	" دوپہر
" "	انبالہ آمد	۳ – ۶	بعد دوپہر
" "	دھلی آمد	۸ – ۲۵	شب
۵ جون "	بھوپال آمد	۱۲ – ۲۹	دوپہر
۶ " "	بمبئی وکٹوریہ ٹرمنس آمد	۹ – ۱۵	صبح

۷ جون ۱۹۳۹ء بعد دوپہر بمبئی سے بذریعہ جہاز برائے ممباسہ روانگی ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ

ناظر دعوۃ وتبلیغ

ورنیکلر مڈل اور انٹرنس پاس اساتذہ کے لئے موقعہ

گجرات میں نارمل سکول کے داخلہ کے لئے اس دفتر میں چار جون ۳۹ء تک ورنیکلر مڈل پاس یا انٹرنس پاس غیر ٹرینڈ اساتذہ جو ٹرینڈ ہونا چاہیں یا وہ باقاعدہ کسی سکول میں کام نہ کر رہے ہوں مگر ٹرینڈ ہونے کے بعد صیغہ تعلیم میں ملازمت کرنا چاہیں۔ وہ دفتر تعلیم وتربیت میں درخواستیں بھجوادیں۔ خرچہ ہر امیدوار کو اپنا آپ برداشت کرنا ہوگا۔ یہ خرچ امید ہے آٹھ دس روپے ماہوار سے زیادہ نہ ہوگا ٭

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

تبادلہ کا رشتہ ناجائز ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارت تعلیم وتربیت کو بیرونی جماعتوں سے آمدہ رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب بوجہ ناواقفیت تبادلہ کے رشتے کرتے ہیں جسے پنجابی میں وٹے کا رشتہ کہتے ہیں۔ ایسا رشتہ کرنا شریعت اسلامیہ کے خلاف ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے لا شغار فی الاسلام یعنی اسلام تبادلہ کے رشتوں کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض شریعت اسلامیہ کو قائم کرنا ہے۔ اس لئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران کا فرض قرار دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں اپنی اپنی جماعتوں کے احباب کی شدت سے نگرانی کریں۔ اور اس گناہ کے ارتکاب سے احباب کو محفوظ رکھیں۔ اور تمام احباب کے ذہن نشین کرادیں کہ رشتہ میں تبادلہ کی شرط ناجائز ہے۔ ناظر تعلیم وتربیت

روزنامہ "الفضل" کے بغیر آپ کن چیزوں سے محروم رہتے ہیں

برادران! "الفضل" جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ اور جو محض خدا تعالےٰ کے فضل سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ کی انجام دہی اور اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف ہے۔ اس کا مطالعہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ تا وہ اس روحانی تعلق کو جو سلسلہ احمدیہ کے ساتھ ہے تازہ اور مضبوط کرتا رہے۔

روزنامہ الفضل کے بغیر آپ ان بہت سی باتوں سے محروم رہتے ہیں جن سے آپ کا باخبر رہنا نہائت ضروری ہے۔

"الفضل" کی خصوصیات حسب ذیل ہیں

(۱) یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات ملفوظات اور تقاریر احباب جماعت تک پہونچاتا ہے۔

(۲) روزانہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحت اور خیر وعافیت کی خبریں۔ بزرگان جماعت ومبلغین کے متعلق اطلاعات اہم مرکزی حالات اور سلسلہ کے اہم کاموں سے احمدی احباب کو باخبر رکھتا ہے۔

(۳) سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مجاہدین کی تبلیغی رپورٹیں جماعت تک پہونچا کر ان میں بیداری اور قوت عمل پیدا کرتا ہے۔

(۴) مذہبی۔ اخلاقی وتربیتی مضامین سلسلہ کے خلاف مخالفین کی غلط بیانیوں کی تردید اور ان کے اعتراضات کے جواب شائع کرتا ہے۔

(۵) ہندوستان اور غیر ممالک کے اہم اور چیدہ چیدہ سیاسی۔ معاشرتی اور اقتصادی حالات کا مرقع پیش کرتا ہے۔

آپ سمجھ سکتے ہیں کہ ان باتوں سے محرومی کتنی بڑی محرومی ہے پس ضروری ہے کہ وہ احباب جو روزنامہ الفضل خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں وہ اس کی خریداری قبول فرمائیں۔

بہی خواہان الفضل سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی دوسرے احباب کو الفضل کی خریداری کی تحریک فرماتے رہیں۔ خاکسار مینجر الفضل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف آمادۂ جنگ کرنے کی مذموم کوشش

بھائی پرمانند جی ہندوؤں میں سے ایک زیادہ صاف گو انسان ہیں۔ وہ اپنے اور اپنے ہم خیالوں کے دلی عزائم کو مصلحت اندیشی اور وقتی تقاضا کے پردوں میں چھپانے کی بہت کم کوشش کرتے ہیں۔ حال میں انہوں نے ہندوؤں کو "قومی طاقت کا راز" بتانے کیلئے ایک مضمون لکھا ہے جس میں یہ انکشاف کیا ہے۔ کہ قومی طاقت کا راز جتھہ بندی میں ہے۔ اور ہندوؤں کو ہدایت کی ہے۔ کہ اگر وہ زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو جتھہ بندی کریں۔ مگر یہ جتھہ بندی کریں کیونکر۔ اس کا ڈھنگ بتانے کے لئے بھائی جی نے موجودہ زمانہ کی مثال کے طور پر ہٹلر کے طریق عمل کو اور سابقہ زمانہ سے گورو گوبند سنگھ جی کے اعمال کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ جنگ عظیم کے بعد جرمن قوم کی تباہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ہٹلر نے اپنی قوم میں نئی جان اور طاقت پیدا کر دی۔ "جو کوئی شخص جرمنی کی تازی تاریخ کا مطالعہ کرے گا۔ اسے معلوم ہو گا۔ کہ ہٹلر نے اپنی ایک پارٹی بنا کر اس کے اندر جتھہ بندی کی روح ڈال دی۔ ہٹلر نے ایک بڑی اہم میٹنگ شہر برلن میں کی۔ اسے اپنے مخالفوں کے شور و شر کا ڈر تھا۔ اس نے اپنے بیس پچیس ساتھی پوری طرح سے تیار کر لئے۔ تاکہ جب کوئی مخالف شور و شر کرے۔ تو وہ مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اس میٹنگ میں کئی ہزار آدمی جمع ہوئے۔ جب ہٹلر تقریر کرنے لگا۔ تو کچھ مخالفوں نے شور و شر کرنا شروع کیا۔ ہٹلر کے آدمی ڈنڈے لے کر ان پر جا پڑے۔ اور پندرہ منٹ تک ایسی مار کی۔ کہ شور کرنے والی پارٹی ٹھنڈی پڑ گئی۔ اس کے بعد ہٹلر نے اپنی پارٹی کو ہدایت کر دی۔ کہ سوشلسٹوں کی کوئی میٹنگ نہ ہونے دی جائے۔ اگر وہ میٹنگ کریں۔ تو نازی شور کریں۔ اور یہاں تک مار پیٹ کریں۔ کہ اگر دشمن کا کوئی آدمی قتل بھی ہو جائے۔ تو اس کی پروا نہ کریں۔ ہٹلر نے جتھہ بندی کے ذریعہ اپنی پارٹی کو اتنا مضبوط کیا۔ کہ وہ آج جرمنی پر حکومت کرتی ہے"۔

اس کے بعد گورو گوبند سنگھ جی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"گورو گوبند سنگھ نے جب مغل امپائر کے خلاف آزادی کا جھنڈا اکھڑا کیا۔ تو اس وقت ان کی حالت محض ایک فقیر کی سی تھی۔ انہوں نے لازمی سمجھا۔ کہ اپنا ایک جتھہ پیدا کریں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ چنانچہ آپ نے ایک جتھہ پیدا کیا جس کے ہر ایک ممبر کو یہ ہدایت تھی۔ کہ وہ گھر بار۔ اور ماں باپ چھوڑ دے شادی نہ کرے۔ مغل خزانہ یا افسروں کو لوٹ مار کر کے سب آپس میں بانٹ کر کھائیں۔ ان کے اندر جتھہ بندی کا سپرٹ ایسا زوردار پیدا کیا۔ کہ جس سے انہوں نے شمالی ہند میں اپنی سلطنتیں قائم کر لیں"۔

(ہندو ۱۸ مئی ۱۹۳۹ء)

حکومت کے خزانہ اور افسروں کو لوٹ لینے۔ اور اپنی حکومت قائم کرنے کی تلقین کرنے کے بعد بھائی جی لکھتے ہیں:۔

"اگر ہندو چاہتے ہوں۔ کہ وہ اپنے اندر طاقت پیدا کریں۔ تاکہ وہ اپنی اس ماتری بھومی کے اندر عزت کے ساتھ رہ سکیں۔ تو ان کے سامنے بھی راستہ جتھہ بندی کا ہی ہے"۔

کس قدر واضح اور کھلے الفاظ میں تشدد کرنے اور غیر ہندوؤں کو لوٹنے بلکہ مار ڈالنے۔ ان کے جائز حقوق میں روکاوٹیں پیدا کرنے اور قانون شکنی کا ارتکاب کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور ہندوؤں کی زندگی کا راز اس قسم کے افعال کے ارتکاب میں بتایا گیا ہے:۔

پھر اسی پر بس نہیں کی گئی۔ بلکہ ایک دوسرے موقعہ پر لکھتے ہیں:

"اہنسا کے پرچار نے ہندوؤں کو بزدل بنا دیا ہے۔ ہندوؤں کو نامراد۔ اور ملک کو غلام بنا دیا۔ اس غلامی سے آزاد کرانے کے لئے اہنسا کوئی علاج نہیں ہے۔ میرا آزادی کا راستہ قوم میں شکتی پیدا کرنا ہے۔ جیسے مہاراج چندر گپت نے کیا۔ مہاراج شواجی نے کیا۔ اور گورو گوبند سنگھ نے کیا میں شکتی اور آزادی کو مترادف سمجھتا ہوں"۔

بھائی پرمانند جی ہندوؤں کے ایک بااثر لیڈر ہیں۔ اور ان سے گہری عقیدت رکھتے ہیں حتےٰ کہ انہیں "دیوتا سروپ" کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس پوزیشن کے لیڈر کی طرف سے جب اس قسم کی تلقین کی جائے۔ تو نتیجہ کیا ہو سکتا ہے۔ ایسی ہی زہریلی تحریریں اور تقریریں ہیں۔ جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں منافرت اور عداوت کی خلیج وسیع کرتی جا رہی ہیں۔ آج سے بیس پچیس سال قبل ان دونوں اقوام کے تعلقات میں اس قدر کشیدگی اور تلخی نہ تھی۔ جو آج پائی جاتی ہے:۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے سب سے اول ہندوستان میں فرقہ وار سوال پیدا کیا۔ اور ایک قائم شدہ حکومت کے خلاف اسی بناء پر بغاوتیں کرتے ہیں۔ اور جن کی مسلم آزاری۔ اور اسلام دشمنی زبان زد عوام ہے۔ انہیں آج ہندو اپنے لئے باعث تقلید قرار دے رہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں جس طرح انہوں نے مسلمانوں پر تشدد اور خونریزی سے کام لیا۔ لوٹ مار کی۔ فتنہ و فساد پھیلایا۔ اسی طرح اب ہندو بھی کریں:۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسی تعلیم مسلمانوں کے لئے سخت خطرات کا موجب ہے۔ اور انہیں اپنی حفاظت کے لئے خاص انتظام کرنے کے لئے مجبور کر رہی ہے لیکن اس کے دائرہ عمل سے حکومت بھی محفوظ نہیں رہ سکتی:۔

پس حکومت کا بھی فرض ہے کہ پنجاب میں اس قسم کے شر انگیز خیالات کی اشاعت کا انسداد کرے۔ اور ایسے وطن دشمنوں کے ہلاکت آفرین زہر سے نوجوانوں کے قلوب کو پاک رکھنے کے لئے جو کچھ بھی اس کے امکان میں ہے۔ اسے عمل میں لانے سے دریغ نہ کرے:۔

528

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کا تعلیمی شغف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال میں تحریک فرمائی ہے کہ قادیان کے وہ لوگ جو پڑھے لکھے نہیں تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوں۔ اور وہ جنہیں خدا تعالیٰ نے زیور علم سے آراستہ و پیراستہ فرمایا ہے۔ وہ ان کو تعلیم دینے کے لئے اپنے اوقات وقف کریں۔ اس تحریک کے ماتحت خدا تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں سرگرمی سے کام ہو رہا ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ چند ماہ تک قادیان میں کوئی بے نصیب ہی ہوگا جس کے متعلق کہا جا سکے۔ کہ وہ معمولی نوشت خواند کی قابلیت بھی نہیں رکھتا۔ تحصیل علم ایک ایسا فریضہ ہے۔ جس کی طرف قرآن و احادیث میں بہت توجہ دلائی گئی ہے۔ اور تو اور سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اولین و آخرین کے سردار ہیں ان کو بھی اللہ تعالےٰ نے یہ دُعا مانگنے کا ارشاد فرمایا کہ رب زدنی علماً یعنی اے میرے رب میرا علم بڑھا۔ جس سے ظاہر ہے کہ مومن کامل وہی ہے۔ جو ہر لمحہ اپنا علم بڑھانے کی کوشش کرتا ہے۔ نہ وُہ جو ایک مقام پر ٹھہر جائے یا حصولِ علم کی طرف متوجہ ہی نہ ہو اور اس کے لئے جدوجہد نہ کرے۔

پھر قرآن کریم نے علم و حکمت کو خیر کثیر قرار دیا ہے۔ اور احادیث میں تو ہر مسلم اور مسلمہ کا یہ فرض بتایا گیا ہے۔ کہ وہ علم حاصل کرے۔ خواہ اس کے لئے اسے کاسے کوسوں کا سفر کیوں نہ کرنا پڑے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ ان لوگوں کو دیکھو جنہیں خدا تعالےٰ نے دوزخ سے آزاد قرار دیا ہوا ہے تو تم عالموں اور طالب علموں کو دیکھ لو۔ ایک اور صحابی کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز شہیدوں کا خون اور طالب علموں کی سیاہی کا ایک ہی مقام ہوگا یعنی جس طرح شہید کا خون اللہ تعالےٰ کی رحمت کو جذب کرے گا۔ اسی طرح طالب علم کی سیاہی بھی اس کے فضلوں کو کھینچے گی۔ اسی تاکید کا یہ نتیجہ تھا کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے نحو۔ معانی۔ لغت۔ فقہ۔ اصول حدیث تاریخ۔ اسماء الرجال اور دوسرے علوم کی طرف اس سرگرمی سے توجہ کی کہ انہوں نے ان علوم کو معراجِ کمال تک پہونچا دیا۔ اور کئی علوم کے خود موجد بنے۔

ابتداء میں سکولوں کا رواج نہیں تھا۔ نہ کالج اور یونیورسٹیاں ہوتی تھیں۔ مسجدوں کے صحن خانقاہوں کے حجرے اور علماء کے معمولی مکانات ہی اس وقت کے مدرسے یا دارالعلوم تھے اور تعلیم اس طرح دی جاتی تھی۔ کہ استاد ایک بلند مقام مثلاً منبر پر بیٹھ جاتا اور کسی مخصوص علم کے مسائل زبانی بیان کرنا شروع کر دیتا۔ طلباء ان مسائل کو قلم بند کرتے جاتے جو رفتہ رفتہ ایک مستقل کتاب بن جاتی۔ جب کسی حلقہء درس میں طلباء کی تعداد بہت زیادہ ہو جایا کرتی تھی تو دور والوں تک استاد کے الفاظ پہونچانے کے لئے درمیان میں بعض لڑکے کھڑے کر دیئے جاتے تھے۔ جنہیں مستملی کہا جاتا تھا۔ تعلیم کا وقت بالعموم نماز فجر سے شروع ہوتا اور تین چار گھنٹے گھنٹے تک رہتا۔ پھر ظہر کے بعد دو یا تین گھنٹے تعلیم دی جاتی۔ اس دَور میں ایک اور خصوصیت یہ تھی۔ کہ کبھی کبھی مجلس مناظرہ بھی منعقد کی جاتی۔ فقہ۔ ادب اور نحو وغیرہ ہر ایک علم کی الگ الگ مجالس ہوا کرتی تھیں۔ اور جس طالب علم کو جو علم مرغوب ہوتا وُہ اس مجلس میں آنا جانا شروع کر دیتا۔ مجالس مناظرہ کے انعقاد سے ذہنی تربیت کو بے حد مدد ملتی۔ بعض دفعہ امراء ان مجالس کا انعقاد اپنے مکانوں پر بھی کیا کرتے تھے۔ اختتام تعلیم پر استاد ایک تحریری سند عطا کرتا جس میں طالب علم کی تعلیم کی اجمال کیفیت درج ہوتی۔ اور اسے دوسروں کو پڑھانے کی اجازت دی ہوئی ہوتی۔ اس سند میں طیلسان پہننے کی اجازت کا بھی ذکر ہوتا تھا۔ جو اس زمانہ میں علماء کا مخصوص لباس تھا۔

ان مکاتب کے اخراجات عموماً ان اوقاف سے پورے کئے جاتے تھے جو مساجد کے لئے وقف ہوتے تھے۔ غریب اور نادار طلباء کی ان اوقاف سے بعض دفعہ کفالت بھی کی جاتی۔ چونکہ بعض اوقاف نہائت وسیع جاگیر پر مشتمل ہوتے تھے۔ اس لئے ان کے ملحقہ مکاتب بھی اعلےٰ پیمانہ پر قائم ہوتے۔ قاہرہ کا مشہور دارالعلوم جو جامع ازہر کے نام سے موسوم ہے ۳۷۸ھ / ۹۸۸ء میں قائم ہُوا جس کے اخراجات اوقاف سے ادا کئے جاتے تھے۔ اور اب بھی کئے جاتے ہیں۔

غرض اس طرح باقاعدہ تعلیم و تعلم کا آغاز ہُوا۔ مورخین کے نزدیک ۱۴۳ھ یا ۷۶۰ء میں اس رنگ میں تعلیم شروع ہوئی۔ اور چوتھی صدی ہجری تک جاری رہی۔ گویا چوتھی صدی ہجری تک کسی کالج یا سکول کا ہمیں نام و نشان نظر نہیں آتا۔ مگر باوجود اس کے ان دو تین صدیوں میں جو بلند پایہ مجتہد فقیہہ ادیب شاعر فلاسفر اور مورخ پیدا ہوئے زمانہ مابعد ان کی نظیر پیدا نہیں کر سکا۔

اسلامی دنیا میں سب سے پہلا شخص جس نے مدرسہ کی بنیاد ڈالی وہ دولت سلجوقیہ کا وزیر اعظم نظام الملک طوسی تھا۔ جس نے ۴۵۹ھ یا ۱۰۶۶ء میں بغداد میں ایک مدرسہ قائم کیا۔ جو نظامیہ بغداد کے نام سے موسوم تھا۔ اور جس کے علمی نتائج نہائت مہتم بالشان نکلے لیکن بعض مورخین کو اس سے اختلاف ہے۔ اور وُہ کہتے ہیں کہ اس سے پہلے مصر اور نیشا پور کی علمی درسگاہیں قائم ہو چکی تھیں۔ مگر نظامیہ بغداد کی شہرت نے ان علمی درسگاہوں کو مات کر دیا تھا۔ اور غالباً اسی وجہ سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ نظام الملک طوسی وہ پہلا شخص ہے جس نے مدرسہ کی بنیاد ڈالی۔

زمانہ وسطیٰ میں جب مسیحی دُنیا جہالت کی ظلمات میں پھنسی ہوئی تھی۔ اس وقت صرف شاہانِ اندلس علوم نقلیہ و عقلیہ کے علمبردار تھے۔ اور یہی وُہ شمع تھی جو کاشانۂ علم کو منور کئے ہوئے تھی۔ اس زمانہ میں قرطبہ و غرناطہ کی مشہور یونیورسٹیوں کے علاوہ صدہا مکاتب قائم ہو چکے تھے۔ جو تشنگان علوم کو سیراب کر رہے تھے۔ ان مکاتب میں قرآن مجید اور اصول فقہ کے علاوہ ہندسہ۔ ہیئت۔ طب۔ موسیقی اور دیگر علوم بھی سکھائے جاتے تھے۔ ان یونیورسٹیوں کی پرفیسری مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر ان لوگوں کو دی جاتی تھی جو تعلیمی انہماک میں ممتاز ہُوا کرتے تھے اسی طرح ممالک اسلامیہ میں اشاعت تعلیم کے لئے بڑے بڑے کتب خانے قائم تھے

(509)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کتب خانوں کی ابتداء بنوامیہ کے عہد سے شروع ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پہلا شخص جس نے کتب خانہ کی بنیاد ڈالی۔ وہ خالد بن یزید معاویہ تھا۔ لیکن کتب خانہ کو نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہارون الرشید عباسی خلیفہ نے پہونچایا۔ خلفائے عباسیہ کی اس علمی سرپرستی کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اکثر وزراء اور امراء بلکہ عام مسلمان بھی بڑے بڑے کتب خانے گھروں میں رکھتے تھے۔ اور یہ علمی شوق برابر ترقی کرتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ چوتھی صدی ہجری میں تمام ممالک اسلامیہ میں کتب خانے قائم ہو گئے۔ عام کتب خانوں سے قطع نظر کر کے شاہی کتب خانوں میں سے المستنصر باللہ خلیفۂ مصر کے کتب خانہ میں اسی ہزار کتابیں طرابلس کے کتب خانہ میں دو لاکھ کتابیں اور قاہرہ کے کتب خانہ میں دس لاکھ کتابیں تھیں مگر افسوس کہ رفتہ رفتہ مسلمانوں میں سے علم مٹنا شروع ہو گیا۔ اور اب تو مسلمانوں کی جو کچھ حالت ہے۔ وہ سب پر عیاں ہے۔ نہ صرف علم ان میں سے مٹ گیا۔ بلکہ وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ تمام علوم اہل مغرب نے ہی ایجاد کئے ہیں۔ حالانکہ نناوے فیصدی علوم کی ایجاد کا سہرا مسلمانوں کے سر ہے۔

بہرحال یہ دور انحطاط حد درجہ افسوسناک ہے۔ اور یہ اسی صورت میں دور ہو سکتا ہے۔ جب ایک دفعہ پھر پورے جوش اور انہماک کے ساتھ جہالت کے خلاف جہاد کیا جائے۔ اور کوشش کی جائے۔ کہ نہ صرف مرکز سلسلہ میں۔ نہ صرف پنجاب میں نہ صرف ہندوستان میں۔ بلکہ دنیا کے کسی گوشہ میں بھی کوئی شخص ان پڑھ نہ رہے۔ خدام الاحمدیہ مرکز سلسلہ میں یہ کام کر رہے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ان کے ساتھ تعاون کریں۔ اور دیگر مقامات پر بھی تعلیم یافتہ احمدی اصحاب غیر تعلیم یافتہ اور ناخواندہ اصحاب کو تعلیم دینے کی طرف توجہ کریں۔ بہرحال ہر زکوٰۃ دینا واجب ہے۔ علم بھی ایک مال ہے۔ اور اس کی زکوٰۃ یہ ہے۔ کہ ناخواندہ اصحاب کو تعلیم دیجائے۔

راولپنڈی میں غیر مبایعین کے سالانہ جلسے کا حشر

جلسہ کی کامیابی کا نیا طریق

۲۰-۲۱ مئی ۱۹۳۹ء کو راولپنڈی کے غیر مبایعین کا سالانہ جلسہ ہوا۔ جس کی مفصل روئداد ناظرین کی خاطر شائع کی جاتی ہے۔ امسال غیر مبایعین نے یہ خیال کرتے ہوئے کہ پبلک ان کے جلسہ میں نہیں آتی۔ گراموفون کو آلۂ نشر الصوت کے ساتھ لگوا لیا۔ جس طرح ہوٹلوں والے گاہکوں کو اکٹھا کرنے کے لئے گراموفون یا ریڈیو سے کام لیتے ہیں۔ بعینہٖ اسی طرح پیغامیوں نے گراموفون سے خوب کام لیا۔ مگر افسوس کہ ان کی یہ تدبیر بھی کام نہ آئی۔ حاضرین جلسہ کی تعداد پیغامیوں کو ملا کر ۷۵ کے قریب تھی۔

ان کے اخبار "پیغام صلح" میں اعلان ہوا تھا۔ کہ مرکز سے مولوی احمد یار صاحب۔ مولوی عبید الحق صاحب مرزا مظفر بیگ صاحب ساطع اور پشاور سے میر مدثر شاہ صاحب راولپنڈی کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔

لیکن غیر مبایعین راولپنڈی نے یہاں بھی دھوکہ دہی سے کام لیا۔ اور وہ اس طرح کہ جلسہ کے پروگرام میں مولوی صدر دین صاحب کا جو کہ آج کل شائد امارت کے خواب دیکھ رہے ہیں کا نام بھی شائع کر دیا۔ کہ شائد اسی سے پبلک جمع ہو جائے۔ حالانکہ مولوی صاحب موصوف کے آنے کی ان کو کوئی اطلاع نہیں ملی۔ جیسا کہ اخبار "پیغام صلح" کے اعلان سے ظاہر ہے۔

تبادلہ خیالات سے انکار

پہلے اجلاس میں مولوی احمد یار صاحب نے "مجدد کا آنا کیوں ضروری ہے" کے موضوع پر تقریر کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر اپنی تقریر میں بہت کم کیا۔ صرف مثنوی مولانا روم پڑھ کر وقت گزار دیا۔

۲۱ مئی ۱۹۳۹ء بروز اتوار صبح ۸ ½ بجے میر مدثر شاہ صاحب کی تقریر "وحدت اسلامی کا انحصار ختم نبوت پر ہے" کے موضوع پر تھی۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ یہ لوگ حسب عادت ہمارے خلاف ضرور زہر اگلیں گے۔ ہمارے سکرٹری تبلیغ صاحب نے غیر مبایع سکرٹری صاحب کو چٹھی لکھی۔ کہ کیا آپ ہمیں تقریر کے بعد سوال و جواب کے لئے وقت دیں گے افسوس سکرٹری صاحب غیر مبایعین نے انکار میں جواب دیا۔ تب ہماری انجمن نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا۔ کہ ہمیں اس وقت اپنے خیالات کا اظہار بذریعہ ٹریکٹ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ایک ٹریکٹ لکھا گیا۔ جس کا نام "حقیقت حال" رکھا گیا۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جناب مولوی محمد علی صاحب کی سابقہ تحریرات سے بس ہن کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کی اتباع میں نبی آ سکتا ہے۔ اور یہ کہ خاتم النبیین کا وہ مفہوم نہیں۔ جو کہ آج کل پیغامی مغالطہ میں ڈال رہے ہیں کے لئے پبلک کے سامنے پیش کر کے خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارا یہ ٹریکٹ جب ان کے جلسہ میں پہونچا۔ تو ان کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

پیغامیوں کا چیلنج اور پھر فرار

دوسرے اجلاس میں جو بعد دوپہر منعقد کیا گیا۔ پھر مولوی احمد یار صاحب کو لیکچر کے لئے کھڑا کیا گیا۔ مولوی صاحب یہ خیال کرتے ہوئے کہ پبلک تو آئی نہیں حسب عادت پھر مثنوی مولانا روم قریباً ایک گھنٹہ پڑھ کر سناتے رہے۔ جب دیکھا۔ کہ ۵۰۔۶۰ کے قریب جلسہ میں حاضرین کی تعداد ہو گئی ہے تو ہمارے ٹریکٹ سے ایک دو فقرے پڑھ کر فرمانے لگے۔ کہ قادیانی بڑے بد اخلاق واقع ہوئے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ:۔

"اے "پیغام جنگ" کے حامیو! یہ تو بالکل درست ہے۔ کہ تم نے ۲۵ سال سے سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کے ساتھ ناحق کی جنگ چھیڑ رکھی ہے جس میں اللہ تعالٰے نے تم کو بُری طرح خائب و خاسر کیا ہے"

پیغامی مبلغ صاحب نے کہا۔ کہ انہیں "پیغام جنگ کے حامیو!" کیوں کہا ہے نیز یہ الفاظ ہم نے ان کی طرف کیوں منسوب کئے ہیں۔ کہ "اللہ نے تم کو بُری طرح خائب و خاسر کیا ہے" مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ وہ خائب و خاسر کس طرح ہوئے۔ حالانکہ ان کی جماعت نے انگریزی تفسیر قرآن مجید کی شائع کی اردو اور دیگر زبانوں میں تفاسیر شائع کیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

نیز مولوی احمد یار صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف بہت زہر اگلا۔ اور چیلنج پر چیلنج دیتے رہے۔ کہ کوئی ہے۔ جو میری باتوں کی تردید کرے۔ ہم نے صدر جلسہ سے لکھ کر وقت کا تصفیہ چاہا۔

مرزا مظفر بیگ صاحب صدر جلسہ نے بڑی لمبی چوڑی تمہید کے بعد کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ "قادیانیوں" کو ضرور وقت دیا جائے۔ مگر بحث کو محدود کر دیا جائے۔ سو وہ اس طرح ہوگا۔ کہ مولوی احمد یار صاحب نے حضرت مسیح موعود کے جو اشعار پڑھ کر سنائے ہیں۔ مخالف فریق یہ ثابت کر دے۔ کہ یہ اشعار حضرت مسیح موعود کے نہیں ہیں۔ یا ان اشعار کا مطلب غلط بیان کیا گیا ہے

یہ کہکر ساطع صاحب نے جلسہ برخاست کر دیا۔ اور کہا۔ کہ ۸ ½ بجے شام کے جلسہ میں سوال و جواب کے لئے وقت دیا جائے گا۔ مولوی چراغ الدین صاحب نے فرمایا۔ میں ساطع صاحب کی تجویز کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ مگر باوجود اصرار کے منکرین خلافت نے ہمارے فاضل مبلغ کی بات نہ سُنی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے انجمن میں آکر سیکرٹری صاحب غیر مبائع کو ایک چٹھی لکھی کہ ہمیں آپ کے صدر صاحب نے رات کے اجلاس میں سوال وجواب کے لئے وقت دیا ہے جو نہ دینے کے برابر ہے۔ یہ کونسا انصاف ہے آپ کے مولوی صاحب نے اڑھائی تین گھنٹہ تقریر کی جس میں انہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق غلط بیانیوں سے کام لیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ مولوی احمدیار صاحب کی تمام تقریر پر روشنی ڈالیں تا جو غلط بیانیوں سے انہوں نے کام لیا ہے۔ اس کی حقیقت طشت از بام کردی جائے۔ نیز جو اشعار پیغامی مبلغ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھے ہیں ان کو بھی ہم زیر بحث لائیں گے ٭

غیر مبائع سیکرٹری صاحب نے جواب دیا کہ ان کا جواب یہی ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر ہی سوال وجواب کے لئے وقت دیا جائے گا۔ بالآخر ہم نے فیصلہ کیا کہ وقت پر ان کے جلسہ میں چلے جائیں اور حقیقت کو واضح کیا جائے۔ اگر منکرین خلافت اپنی ضد پر اڑے رہے تو پھر ہم چلے آئیں گے۔ اور دوسرے دن اپنا جلسہ کر کے غلط بیانیوں کا ازالہ کریں گے ہم یہ نہیں چاہتے کہ جو غلط بیانیاں انہوں نے جلسہ میں بیان کی ہیں ان کا ذکر نہ کیا جائے صرف ایک ہی پہلو کو زیر بحث لایا جائے۔ ہم انکے جلسہ میں گئے مگر وہ اپنی ضد پر اڑے رہے۔ ہماری طرف سے اعلان کر دیا گیا۔ کہ کل اسی جگہ جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوگا۔ جس میں اصل حقیقت واضح کی جائے گی۔ اور بتایا جائے گا۔ کہ پیغامی مبلغ نے کہاں تک ایمانداری سے کام لیا ہے۔ اعلان کے بعد ہم ان کے جلسہ سے اٹھ کر چلے آئے ابھی ہم گھر پہونچے ہی تھے کہ ہمیں پھر بلایا گیا۔ جب ہم دوبارہ جلسہ گاہ میں گئے تو یہ سنکر کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اشعار پر ہی گفتگو ہوگی۔ ہماری حیرت کی کوئی حد نہ رہی ٭

اس وقت ہم نے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ان اشعار پر ہی گفتگو کرنے کا تہیہ کر لیا۔ باقی باتوں کا جواب اپنے جلسہ میں دینے کا اعلان کر دیا گیا۔ دس دس منٹ کا وقت دیا گیا۔ جب ہماری تیسری ٹرن تھی جناب مولوی چراغ الدین صاحب فاضل تبدیلی عقیدہ کے متعلق حضور کی ایک تحریر پڑھ کر سنا رہے تھے تو پیغامی صدر یہ خیال کرتے ہوئے کہ اب مولوی احمدیار صاحب کی ساری تقریر پر یہ تبدیلی عقیدہ والا مسئلہ پانی پھیر دے گا۔ ان سے کہا کہ یہ آپ کی آخری باری ہے۔ جو کچھ بیان کرنا ہے اسی میں کر لیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ اس کے متعلق آپ کا فرض تھا کہ مجھے قبل از قبل از بحث بتا دیتے کہ مجھے صرف تین ٹرن دی جائینگی لیکن غیر مبائع صدر نہ مانا۔ لہٰذا ہم یہ اعلان کرتے ہوئے اٹھ کر چلے آئے کہ کل اسی جگہ پر جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوگا جس میں پیغامیوں کی تمام غلط بیانیوں افتراپردازیوں پر روشنی ڈالی جائے گی اور یہ کہ پیغامیوں کو تقریر کے بعد سوال وجواب کا موقعہ دیا جائے گا۔

پیغامیوں کے اعتراضات کے جواب

ہم نے حسب اعلان ۲۲/۵/۳۹ کی شام کو اپنا جلسہ منعقد کیا۔ جناب مولوی چراغدین صاحب مولوی فاضل نے تقریر شروع کی جس میں جلسہ کی غرض وغائت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ پیغامی مبلغ نے ہمارے ٹریکٹ سے صرف الفاظ "اے پیغام جنگ کے حامیو" اور کہ " اللہ نے تم کو بُری طرح خائب وخاسر کیا ہے"۔ کو پڑھ کر غیظ وغضب کا اظہار کیا ہے جماعت احمدیہ راولپنڈی کو بداخلاق کہا گیا۔ اور بُرے الفاظ سے یاد کیا گیا۔

پیغام جنگ کے متعلق احمدی مبلغ نے فرمایا کہ ہمارے ٹریکٹ میں پیغام جنگ کے الفاظ "کاموں" میں ہیں۔ جس کا یہ مطلب تھا کہ یہ الفاظ ہم نے کسی اور ہستی کے استعمال کئے ہیں۔ نیز ہمیں یہ الفاظ استعمال کرنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی اگر پیغامی اپنے پروگرام کی دوسری طرف یہ نہ لکھتے۔ کہ اجرائے نبوت کے عقیدہ کے خلاف گزشتہ پچیس سال سے جنگ کرتے رہے ہیں پیغامیوں نے خود جنگ کا لفظ استعمال کیا ہے اگر ہم نے اپنے ٹریکٹ میں پیغام جنگ لکھ دیا ہے۔ تو کونسی آفت ان پر آپڑی ہاں کیا پیغامی مبلغ مولوی احمدیار صاحب کو علم نہیں کہ پیغام جنگ کے الفاظ ان کے لئے کس نے استعمال فرمائے تھے۔ اگر یاد نہ ہو تو لیجئے ہم بتائے دیتے ہیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اور ہزار ملامت پیغام پر جس نے اپنی چٹھی کو شائع کر کے ہمیں پیغام جنگ دیا۔ اور نفاق کا بھانڈا پھوڑ دیا"

سو مولوی احمدیار صاحب کو ہمیں بداخلاق کہہ کر خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ دوسرے الفاظ میں پیغامی مبلغ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو بداخلاق گردان رہا ہے کیونکہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے تنگ آکر ان کے متعلق یہ الفاظ فرمائے۔ اور ہم نے بھی حضرت نورالدین اعظم کے الفاظ کاموں میں لکھ کر ٹریکٹ میں لکھے ہیں۔ کیا اہل پیغام میں کوئی سعید روح نہیں جو اپنے مبلغ کی ان حرکات پر ملامت کرے؟

پھر پیغامی مبلغ نے اپنی تقریر میں یہ شکائت کی کہ ہمیں خائب وخاسر کیوں کہا ہے۔ حالانکہ پیغام بلڈنگ والوں نے کئی زبانوں میں تفسیر القرآن شائع کی ہے وغیرہ وغیرہ مولوی چراغدین صاحب نے ان کی تفسیر کی خوب قلعی کھولی۔ اور دلائل سے ثابت کیا کہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے صریح خلاف ہے۔ پیغامی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو یورپ میں پیش کرنا سم قاتل سمجھتے ہیں۔ اور حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ:-

"قبل نماز عشر حضرت اقدس مسجد میں تشریف لائے مولوی محمد علی صاحب کو فرمایا اگر اہل امریکہ ویورپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں۔ اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل وحقیت اسلام پر ایک مستقل کتاب انگریزی میں چھاپ کر ان کو پیش کی جاوے۔

جن باتوں کو ہمارے مخالف مسلمان ان کے آگے پیش کرتے ہیں ان میں بہت سی غلطیاں ہیں مثلاً حیات مسیح مسئلہ ختم نبوت۔ مکالمات الٰہی کے متعلق اس زمانہ کے مسلمانوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔ اس کتاب میں ان مسائل کی تنقیح اور ہمارے سلسلہ کے دلائل صداقت لکھے جائیں"۔

(الحکم ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء)

اور ان حقائق کے ہوتے ہوئے پیغامی کس مونہہ سے کہتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شاخ ہیں منکرین خلافت نے جب دیکھا کہ جناب مولوی چراغ الدین صاحب کی تقریر پیغامیوں کی منافقت کا پردہ چاک کر رہی ہے تو بے تاب ہو کر چیخ پڑے۔ کہ تقریر کو بند کیا جائے اور ہمیں سوال وجواب کے لئے وقت دیا جائے۔ ہمارے صدر نے فرمایا کہ تقریر کے اختتام پر آپ کو ضرور وقت دیا جائے گا آپ تسلی رکھیں بڑی تگ ودو کے بعد پیغامیوں کو بٹھایا گیا۔ بالآخر تقریر کے اختتام پر فرمایا کہ حضرت نے عقیدہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی تو ان کا حق ہے کہ وہ اوائل کی تحریریں پیش کریں۔ اگر حضور نے سابقہ عقیدہ میں تبدیلی فرمائی ہے تو آپ کا کوئی حق نہیں کہ حضرت کی اوائل کی تحریریں پیش کر کے پبلک کو دھوکا دیں۔ سوال وجواب کے لئے وقت دیا گیا۔ مولوی احمدیار صاحب جناب مولوی چراغ دین صاحب کے مطالبہ کو نظر انداز کرتے ہوئے اوائل کی تحریریں پڑھ کر سنانے لگ پڑے

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب ملنے کا پتہ
ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

511

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے فاضل مناظر نے بار بار تبدیلی عقیدہ کی طرف پیغامی مناظر کی توجہ منعطف کرائی۔ مگر بیچارہ پیغامی مناظر کیا کرتا۔ اس کے پاس تبدیلی عقیدہ کا کوئی جواب نہ تھا۔

مولوی احمد یار صاحب نے ایک بات بڑی پتے کی کہی، اور وہ یہ کہ "قادیانیوں" کا یہ کہنا ماکنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ کہ اللہ تعالیٰ عذاب نازل نہیں کرتا جب تک پہلے اس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا، صحیح نہیں ہے۔ ورنہ بتایا جائے کہ بہار میں جو زلزلہ آیا تھا۔ تو وہاں زلزلہ سے قبل کون سا نبی مبعوث ہو گیا تھا۔ جس کی تکذیب کی وجہ سے زلزلہ آیا۔ مولوی چراغ دین صاحب نے کہا کہ یہی بات تو میں نے اپنی تقریر میں پیش کی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "بعض نادان کہتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر انسان تو آپ کے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ پھر وہ لوگ زلزلوں اور آتش فشاں پہاڑوں سے کیوں ہلاک ہوئے اس کا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے کثرت گناہوں اور بدکاریوں کی وجہ سے اس لائق ہو چکے تھے کہ دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا جائے۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔۔۔ پس اصل بات یہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا خدا تعالیٰ دنیا میں عذاب نازل نہیں کرتا۔ جب تک پہلے اس سے کوئی رسول نہیں بھیجتا۔ یہی سنت اللہ ہے۔ اور ظاہر ہے، کہ یورپ اور امریکہ میں کوئی رسول پیدا نہیں ہؤا۔ پس ان پر جو عذاب نازل ہؤا صرف میرے دعوے کے بعد ہؤا"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۲ و ۵۳)

مولوی محمد علی صاحب اپنے مرشد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر کی تکذیب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ (زیر آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا)

" جو لوگ ان الفاظ سے یہ مراد لیتے ہیں، کہ دنیا میں کبھی کوئی عذاب نہیں آتا جب تک کہ پہلے ایک رسول اس وقت مبعوث نہ کیا جائے۔ وہ غلط کہتے ہیں۔۔۔۔۔ پھر اگر رسول کی ضرورت ہے، تو عین اسی مقام پر ہے جہاں عذاب آئے۔ مثلاً جنگ کا عذاب یورپ پر آئے۔ یا کوئی بھاری زلزلہ اٹلی میں آئے۔ اور اس سے دلیل یہ لی جائے۔ کہ ضرور ہے کہ اس وقت کوئی رسول مبعوث ہو گیا ہو۔ تو پھر ایسے رسول کا ہندوستان میں مبعوث ہونا خدائے حکیم کا فعل نہیں ہو سکتا۔ جس میں حکمت کچھ بھی نہیں۔ وہ رسول یورپ یا اٹلی میں آنا چاہیئے تھا" (بیان القرآن صفحہ ۱۱۱۷ و ۱۱۱۸)

پس صاف ظاہر ہے کہ مولوی احمد یار صاحب کا یہ اعتراض کہ بہار میں جو زلزلہ آیا تھا۔ تو زلزلے سے قبل کون سا نبی پیدا ہؤا تھا۔ یہ اعتراض ہم پر نہیں ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہے۔ جس قدر سخت الفاظ یا گالیاں جماعت احمدیہ کو دے کر پیغامی خوش ہو رہے ہیں۔ حقیقت میں وہ یہ گالیاں ہمیں نہیں دے رہے، بلکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دے رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے

ہمارا لیکچر بہت کامیاب رہا۔ پیغامیوں کے لئے ان کا یہ سالانہ جلسہ ان کی منافقت کو طشت از بام کرنے کا موجب ہی ہؤا۔ اور حاضرین اچھی طرح جان گئے کہ پیغامی اپنے مرشد کے خلاف عمل پیرا ہیں۔ اور یہ کہ پیغامی مبلغ ہمارے پیش کردہ دلائل کا کوئی جواب نہیں دے سکا۔ ہاں بد اخلاقی میں بھانڈوں کی طرح بڑھا ہؤا ہے۔

سوا امسال اہل پیغام کا جلسہ کیا بلحاظ تقاریر۔ اور کیا بلحاظ تعداد بری طرح ناکام رہا ✝

خاکسار عنایت اللہ سیکرٹری تالیف و تصنیف جماعت احمدیہ راولپنڈی۔

جرمنی کے زمینداروں اور دوسرے لوگوں کے متعلق ہر ہٹلر کا پروگرام

ہندوستان کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ زراعت پر گزارہ کرتا ہے۔ جو مشکلات ملک کی زرعی ترقی کے سد راہ ہیں۔ ان کا اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن سب سے پریشان کن بات یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں یہ خیال بیٹھا ہؤا ہے کہ کسانوں کی غربت۔ مفلسی، پستی اور جہالت ازل سے ان کا حصہ قرار پا چکی ہے۔ اور اس کے خلاف کوشش کرنا گویا قانون قدرت سے جنگ کرنا ہے۔ حالانکہ اہل علم، تاریخ اور واقعات حاضرہ کی روشنی کی بنا پر دعوے سے کہتے ہیں کہ غریبوں کو امیر، جاہلوں کو عالم، کمزوروں کو طاقتور اور رذیلوں کو باعزت کرنا الٰہی طاقت کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔ ہمت مردانہ کے سامنے کمزوری، بزدلی، غربت اور جہالت کا خس و خاشاک کی طرح بہ جانا روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔

جرمنی کی ترقی

کل کی بات ہے کہ جرمن قوم کو جنگ عظیم نے پیس کر رکھ دیا۔ معاہدہ ورسیلز کے ذریعے اس کو ہر طرح سے جکڑ دیا گیا۔ فریڈرک اعظم کے پایہ تخت پر یہودی سرمایہ دار قابض ہو گئے۔ ملک میں فساد پھیل گیا۔ کارخانے بند ہو گئے۔ زمین نے پیداوار دینی بند کر دی حتیٰ کہ اس کے خون کے پیاسے گمان کرنے لگے کہ جرمنی کے احیاء کی اب کوئی صورت نہیں۔

اس نازک حالت میں ایک گمنام سپاہی کمر ہمت باندھ کر اٹھتا ہے اور دس سال کے قلیل عرصہ میں اس ترحم خوردہ قوم کو قعر مذلت سے نکال کر ایک شاندار کامیابی کے تخت پر بٹھا دیتا ہے۔ حاسدان ہر ہٹلر اس کے خلاف کتنے ہی الزام کیوں نہ لگائیں لیکن اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ اس نے جرمن قوم کے لئے وہ کچھ کیا ہے کہ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا ملک اس پر جان فدا کرتا ہے۔ اور اس کے ادنیٰ سے اشارے پر سروں پر کفن باندھے لڑنے مرنے کو تیار ہے۔

زمینداروں کے متعلق ہٹلر کے قوانین

ذیل میں یہ بتایا جاتا ہے کہ ہر ہٹلر نے اپنے ملک میں زراعت کو ترقی دینے اور کسانوں کو خوشحال بنانے کے لئے کیا کیا۔ ۶ مارچ ۱۹۳۰ء کو ہٹلر کی سوشلسٹ پارٹی نے اعلان شائع کیا۔ کہ ہماری پارٹی کی زراعت کے متعلق یہ پالیسی ہوگی اور جب سے وہ برسر اقتدار آیا ہے اس نے اس عہد پر صدق دل سے عمل کیا ہے۔ اس اعلان کے چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

(۱) اہل دیہات کی اقتصادی مضبوطی خوشحالی اور فارغ البالی پر ہمارے ملک اور اس کی صنعت کی ترقی کا دارومدار ہے (۲) ہم دیہاتی آبادی کو اپنی صحت کے ورثہ کی حامل، قوم کی جوانی کا منبع، فوجی طاقت کی پشت پناہ اور ریڑھ کی ہڈی تصور کرتے ہیں (۳) ہمارے پروگرام کا یہ ضروری جزو ہے کہ زمیندار کاشتکاروں کی ایسی جماعت قائم رکھی جائے جو اپنے کام میں قابل اور ماہر ہو (۴) جو زمین اہل جرمن نے قانون کے ماتحت جائز طور پر حاصل کی ہے اس پر ورثہ کے اصول کا اطلاق ہوگا۔ لیکن ملکیت زمین کے حق کے ساتھ یہ فرض عاید ہوتا ہے کہ زمین کو قوم کے مفاد کے لئے استعمال کیا جائے خاص عدالتیں قائم کی جائیں گی۔ تاکہ وہ نگرانی کریں۔ کہ اس اصل پر عمل کیا جا رہا ہے۔

۵- جرمن زمین کے متعلق سٹہ بازی کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ یہ اپنے مالک کے لئے نہ کمایا ہؤا منافع (Unearned Income) مہیا کر سکتی ہے۔ اس کو صرف وہ حاصل کر سکتا ہے جو اس کو خود کاشت کرنے کو تیار ہو۔ لہذا قومی حکومت کو ہر بیع زمین پر حق شفعہ حاصل ہے۔

۶۔ زمین کو پرائیویٹ قرض خواہوں کے پاس گرو یا رہن کرنا منع ہے زمینداروں کو کاشت کے لئے ضروری قرضہ جات سہل شرائط پر حکومت کی منظور شدہ کمپنیاں دیں گی۔ یا حکومت یہ کام خود اپنے ہاتھ میں رکھے گی۔

۷۔ معاملہ کی تشخیص زمین کے رقبہ اور قسم کے مطابق ہوگی۔

۸۔ اس امر کے متعلق کوئی خاص اصول یا قانون وضع کرنا مناسب نہیں کہ ایک زمیندار کے پاس کس قدر رقبہ کاشت کے لئے ہونا چاہیئے۔ لیکن ہماری آبادی کی پالیسی کے نظریہ کے ماتحت ہم کو کثیر تعداد چھوٹے چھوٹے اور متوسط درجہ زمینداروں کی ضرورت ہے۔ وسیع پیمانہ پر کاشتکاری بھی گو ایک خاص کام سر انجام دیتی ہے لیکن بڑے بڑے زمینداروں کی ہستی کو صرف اس صورت میں جائز قرار دیا جا سکتا ہے کہ ان کے وجود سے چھوٹے زمینداروں کے کاروبار کو فائدہ پہنچے۔

۹۔ وراثت کے ایسے قانون کی ضرورت ہوگی۔ کہ اراضی تقسیم در تقسیم نہ ہوتی چلی جائے۔ اور اس پر قرضہ کا بوجھ نہ پڑتا جائے۔

۱۰۔ قومی حکومت کو حق ہوگا کہ مناسب معاوضہ دے کر زمین ایسی صورتوں میں حاصل کرے۔

(ا) جب غیر قوم کا کوئی فرد اس کا مالک ہو۔

(ب) جب زمیندارہ عدالتیں یہ قرار دیں۔ کہ اس کا مالک خراب کاشتکاروں کی وجہ سے قوم کے مفاد کے خلاف کام کر رہا ہے۔

(ج) جب کہ مالک اپنے ہاتھ سے کھیتی نہ کرتا ہو اور مقصد یہ ہو کہ خود کاشت کرنے والے زمینداروں کو اس پر آباد کرنا ہے۔

(د) جب زمین کی سرکار کو خاص ضرورت ہو مثلاً ریل۔ نہر وغیرہ بنانے کے لئے

(ہ) جو زمین ناجائز طور پر کسی نے حاصل کی ہو۔ اس کو بغیر ادائیگی معاوضہ بحق سرکار ضبط کیا جا سکے گا۔

۱۱۔ سرکاری زمین آبادکاروں میں تقسیم کی جائے گی۔ زمین تقسیم کرتے وقت اس بات کو ملحوظ رکھا جائیگا۔ کہ عطیہ دار ہر لحاظ سے اس بات کا اہل ہے۔ اور زمینداروں کے ان لڑکوں کو ترجیح دی جائے گی جو وراثت کا حق نہیں رکھتے

۱۲۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ ملک کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے وسیع خطہ جات اراضی مہیا کرے۔

۱۳۔ زمینداروں کی موجودہ غربت بذریعہ کمی معاملہ و معافی لگان وغیرہ فوراً دور ہونی چاہیئے۔ بڑھتے ہوئے قرضہ کا تدارک کرنا بھی ضروری ہے اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شرح سود کو کم کر دینا چاہیئے۔ اور سود خواروں کے ناواجب طریقہ وصولی کو سرسری کارروائی کے ذریعہ بند کرنا ہوگا

۱۴۔ حکومت کا لائحہ عمل یہ ہونا چاہیئے کہ وہ دیکھے کاشتکاری سے منافع حاصل ہوتا ہے۔ اس امر کے لئے زراعت کی حفاظت درآمد پر محصول لگا کر کرنی چاہیئے۔ اجناس کی قیمت کو بازاری سٹہ بازی سے بالا رکھنا اور منڈی والوں کے منافع کو مٹانا فرض ہے

اس ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے زمینداروں کی ایک جماعت معرض وجود میں لائی جائے گی۔ جو اس بات کی بھی ذمہ دار ہوگی۔ کہ وہ اس بات کا انتظام کرے کہ زمینداروں کا زراعت پر خرچ کم ہوتا ہے۔ اور ان کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۔ مذکورہ بالا انجمن کا یہ بھی فرض ہوگا۔ کہ وہ کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی نگہداشت کرے۔ اور ایسے وسیلے بہم پہنچائے کہ ایک مزدور کے لئے ممکن ہو۔ کہ وہ ایک دن خود زمیندار کاشتکار بن جائے

۱۶۔ اچھے زمینداروں کے وجود کی جو قوم کو ضرورت ہے۔ وہ اس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں میں زراعت کی تعلیم دی جائے

ساری قوم کی ترقی کا پروگرام

مندرجہ بالا ہٹلر کا وہ پروگرام ہے۔ جو اس نے زراعت کی ترقی کے لئے مرتب کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سارے ملک کی حالت کو سدھارنے کے لئے اس نے اعلان کیا۔ کہ

۱۔ تمام باشندگان ملک بلحاظ حقوق و فرائض یکساں ہیں۔

۲۔ قوم کے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے جسم اور دماغ سے کام لے کسی فرد کا کوئی فعل قوم کے مفاد سے نہ ٹکراتے۔ بلکہ ان کا ہر قدم اس کی بہبودی کے لئے اٹھے۔ لہذا ہم مطالبہ کرتے ہیں

۳۔ سود کی لعنت کو نیست و نابود کرنے کا اور ایسی آمدنیوں کے موقوف کرنے کا جو بغیر کام کرنے کے حاصل کی جاتی ہیں۔

۴۔ جنگ قوم سے بہت بڑی قربانیوں کا تقاضا کرتی ہے۔ لہذا اس سے کسی شخص کا ذاتی فائدہ اٹھانا جرم ہے اور ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ جو دولت جنگ کی وجہ سے جمع کی گئی ہو اس کو ضبط کیا جائے

۵۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ تجارت کی بڑی بڑی کمپنیاں و شراکتیں قوم کی ملکیت ہوں۔

۶۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ تھوک فروشی کی آمدنی کو حصہ رسدی تقسیم کیا جائے۔

۷۔ ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ عمر رسیدہ لوگوں کی پنشن کے لئے وسیع پیمانہ پر بندوبست کیا جائے۔

۸۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ خوشحال تندرست۔ متوسط طبقہ کے وجود و قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور بڑی بڑی تجارتی کمپنیوں کی عمارتوں کو قوم حاصل کر کے چھوٹے تاجروں کو کرایہ پر دے۔

۹۔ ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ قومی مجرموں، بے رحم سود خواروں۔ ناجائز فائدہ اٹھانے والوں اور سٹہ بازوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے

۱۰۔ ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ رومی قانون کو منسوخ کیا جائے۔ اور اس کی بجائے عام جرمنی کے لئے ایک نیا قانون مقرر کیا جائے۔

۱۱۔ نصاب تعلیم کو بدل دیا جائے تاکہ ہر محنتی جرمن اس کی تعلیم حاصل کر کے بلند سے بلند مقام پر پہنچ سکے۔ ہاں ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ غریب ماں باپ کے ہونہار اور ذہین بچوں کی ترقی کے لئے مملکت کے خرچ پر بندوبست کیا جائے

۱۲۔ حکومت کا فرض ہے۔ کہ قوم کی صحت کی ترقی کو مدنظر رکھے۔ اور اس امر کے لئے بچہ و زچہ کی حفاظت کرے بچگان کی مزدوری کو جرم ٹھہرائے جمناسٹک اور دیگر کھیلوں کو قانوناً لازمی قرار دیا جائے۔ اور نوجوان کھلاڑیوں کے کلبوں کی وسیع پیمانہ پر امداد کرے۔

۱۳۔ ہم تنخواہ دار فوج کی بجائے قومی فوج کا مطالبہ کرتے ہیں۔

۱۴۔ ہمارا مطالبہ ہے۔ کہ مذہب کے معاملہ میں ہر شخص کو کامل اختیار رہے۔ ہاں کوئی فرقہ پرستی کی آڑ میں قوم کو نقصان پہنچانے کا اختیار نہ رکھے گا

ہر ہٹلر کے اس پروگرام کی بڑی تعریف کی جاتی ہے۔ اور تعریف کرنی بھی چاہیئے۔ لیکن ہر ہٹلر نے بعض باتوں کو چھوڑ کر جن میں اس نے ٹھوکر کھائی ہے۔ ساری خوشہ چینی بانیٔ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دکان ہے۔ (منیجر)

513

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم سے کی۔ اور اسلام کی تعلیم کو اس بارے میں اپنا دستور العمل بنایا۔

ہٹلر کے پروگرام کے نقائص

کوئی یہ غلطی نہ کھائے۔ کہ ہٹلر کا دستور ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ حکومتوں میں سے جرمنی کا دستور العمل بہترین ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ ملک دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ لیکن ہٹلر کے پروگرام میں ایک چیز جو ہر مسلم کے دل میں کھٹکے گی۔ وہ زرعی زمین کی وراثت کے متعلق ہے۔

ابھی زیادہ مدت نہیں گزری کہ ہم نے جلسہ سالانہ میں خدا اور اس کے خلیفہ برحق کے سامنے کھڑے ہو کر اقرار کیا۔ کہ ہم اپنی دختران اور دیگر مستورات کو وراثت میں سے حصہ دیں گے۔ ہم قرآن کریم کے ہر حکم کو حکمت پر مبنی تصور کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ کہ اس پر عمل کرنے سے نہ صرف آخرت میں بلکہ اس دنیا میں بھی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

ایک قابل حل سوال

مگر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہر ہٹلر کا یہ اصل کہ بعض صورتوں میں وراثت کے متعلق ایسا قاعدہ ہونا چاہیئے۔ کہ زرعی زمین کی وارث تمام اولاد نہ ہو۔ اس میں کوئی حکمت ہے۔ یا نہیں۔ ہر ہٹلر کے مدنظر جو مقصد ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ جو دقت ہر ہٹلر کو جرمنی میں پیش آئی وہ ہی پنجاب میں ہمارے سامنے ہے۔ ایک پندرہ گھماؤں کا مالک زمیندار فوت ہو جاتا ہے۔ اس کی زمین فرض کرو۔ پانچ پسران میں تقسیم ہو جاتی ہے۔ اب یہ پانچوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں نہ زمین کو چھوڑ سکتے ہیں۔ نہ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ ایک ہل کے لئے کم از کم پندرہ گھماؤں اراضی چاہیئے۔ اس لئے عقل کا تقاضا ہے۔ کہ ہم اس بات کو تسلیم کریں۔ کہ بعض اوقات زمین کو تقسیم کرنے سے نقصان ہوتا ہے۔ اور ایسا کوئی قانون ہونا چاہیئے۔ کہ ایک حد کے بعد زمین قابل تقسیم نہ رہے۔ اور اس میں قطعاً کوئی بات شریعت اسلام کے خلاف نہیں۔ فرض کرو۔ کہ ایک انسان ایک تلوار ترکہ میں چھوڑ جاتا ہے۔ اور اس کے چار بیٹے ہیں۔ اب کیا کوئی عقلمند یہ مشورہ دے گا۔ کہ اس تلوار کو توڑ کر چار ٹکڑوں میں تقسیم کر لیا جائے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اراضی تقسیم کرنی مناسب نہ ہو۔ تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ جو باپ کی اراضی حاصل کرے۔ وہ دیگر وارثان کو ان کے حصہ قیمت ادا کرے۔ تو یہ بھی مشکل ہے۔ کیونکہ اس کے پاس اتنی دولت کہاں سے آئیگی کہ قیمت ادا کرے۔ پھر اس طرح بہت بڑا حصہ کسانوں کا قرضہ کے نیچے دبا رہیگا

بہر حال یہ سوال ایسا نہیں کہ آسانی سے حل ہو سکے۔ بزرگان و عالمان سلسلہ سے پرزور استدعا ہے۔ کہ وہ ان مسائل پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے ان کی رائے مشعل ہدایت کا کام دے۔

سود خواروں کا پنجہ ستم

ہٹلر نے اپنی قوم کو سرمایہ پرست یہود کے پنجہ سے نجات دلا کر وہ کام کیا ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے

وقت ہے۔ کہ ہمارے سیاستدان اور مدبرین بھی سود خوار کی طرف توجہ کریں ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ زمیندارہ اتحاد پارٹی نے ساہوکاروں کے ظلم کو کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن ابھی منزل بہت دور ہے۔ جب تک سود خوری کو جڑ سے اکھاڑ کر نہ پھینک دیا جائے گا۔ اس وقت تک زمیندار کی زندگی محال ہے۔

حارث بن حارث

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں داخلہ

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ شہر لاہور کے مختلف کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء کی رہائش کے لئے کئی سال سے احمدیہ ہوسٹل قائم ہے۔ اس ہوسٹل کے بورڈران بہت حد تک بیرونی بد اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ سٹڈی پر نگرانی کے علاوہ کوشش کی جاتی ہے۔ کہ طلباء اسلامی عبادات باقاعدگی سے ادا کریں۔ اور جماعتی کاموں میں حصہ لیں۔ اسی طرح درس قرآن مجید و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہوتا ہے۔ احمدیت کے ماحول میں تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہے۔

ہوسٹل کی فیس وغیرہ عموماً وہی ہے۔ جو کالجوں کے باقی ملحقہ ہوسٹلوں میں لی جاتی ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں کم ہے۔ فیس ہوسٹل ضمنی اخراجات کو شامل کر کے ۷/۸ ماہوار ہے۔ خوراک کا خرچ قریباً دس روپیہ ماہوار ہے۔ ابتداء میں مبلغ ۲/۱۰ فیس داخلہ چارج کی جاتی ہے۔ اور مبلغ ۱۰/۰ روپے بطور ضمانت قابل ادا ہوتے ہیں۔ جو ہوسٹل چھوڑنے پر واپس کر دیئے جاتے ہیں۔

احمدیہ ہوسٹل پنجاب یونیورسٹی سے منظور شدہ ہے۔ اور اس کے زیر نگرانی رہتا ہے۔ ہوسٹل کے قواعد وغیرہ کے متعلق مزید تفصیل سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل ۱۸ ایمپرس روڈ لاہور سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

ایک احمدی بھائی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

مجھے بہت عرصہ سے بواسیر کی مرض نے تنگ کر رکھا تھا۔ ڈاکٹر حکیم اور وید علاج کر کے جواب دے چکے تھے۔ میں تقریباً مایوس ہو چکا تھا۔ کہ اخبار "الفضل" میں پڑھا۔ کہ حکیم محمد صدیق صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ چودھری غلام رسول صاحب سب انسپکٹر زمیندارہ بنک سکھیکے منڈی ملک نذیر احمد صاحب احمدی قادیان جالی فارمیسی شاہدرہ کی تیار کردہ گولیاں بواسیر کھانے کے لئے اور مرہم مسوں پر لگانے کے لئے استعمال کر کے خود فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ اور دیگر دوستوں نے بھی اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ آزمائش کے طور پر میں نے بھی ہر دو ادویات منگوائیں۔ امید سے بڑھ کر فائدہ اٹھایا۔ درد اور خون تو دوسرے دن ہی بند ہو گیا۔ میں بواسیر کے مریضوں سے سفارش کرونگا کہ وہ مایوس ہونے سے پہلے

جالی فارمیسی شاہدرہ نزد لاہور

کی ہر دو ادویات قیمتی صرف تین روپے منگوا کر استعمال کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ ڈلہوزی۔ کانگڑہ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

مینیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ